رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

Lahore

جلد ۲۲	مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۳۴ء	یوم شنبہ	۷ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ	نمبر ۳۵

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۶۔ ستمبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ۱۴ ستمبر سے خفیف حرارت گلے اور گردن کی بائیں جانب میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

۱۵ ستمبر بعد نماز عشاء احراریوں کے اعتراضات کے جواب میں چودھواں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احراریوں کے نمائندہ مولوی عنایت اللہ صاحب چکڑالوی۔ اور مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی کے اعتراضات کے جواب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دیئے:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۱۵ ستمبر مولوی علی محمد صاحب اجمیری کو سمبڑیال مناظرہ کے سلسلہ میں روانہ کیا گیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پیشگوئیاں کرنے والوں کا انجام

(فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

طاعون کے متعلق فرمایا:۔ ہمارے ساتھ وعدہ ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ اگر یہ افترا ہے۔ تو دکھاؤ۔ کہ ان گیارہ برسوں میں کتنے ہلاک ہوگئے۔ دیکھو فقیر مرزا نے میری نسبت کتنے زور سے پیشگوئی کی۔ کہ یہ شخص آئندہ ماہ رمضان میں طاعون سے مرجائیگا اور بڑا بڑا دعوےٰ کیا۔ کہ میرا عرش معلےٰ تک گذر ہوا ہے۔ اور میری نسبت بار بار کہا۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔ اور مجھے خدا کی آواز آتی ہے۔ کہ اس پر آئندہ رمضان کی فلاں تاریخ کو بڑا غضب نازل ہوگا۔ اور تباہ ہوجائیگا۔ مگر دیکھو کہ پھر خود ہی طاعون سے ہلاک ہوگیا۔ اور پھر عجیب بات یہ کہ آئندہ رمضان کی اسی تاریخ کو آپ ہی ہلاک ہوگیا جس تاریخ کو میری ہلاکت کی پیشگوئی لکھی تھی:۔

پھر چراغ الدین کو دیکھو۔ جو بڑا دعوےٰ کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے مجھے عصا دیا ہے۔ اور پھر میری ہلاکت کے لئے بڑی بڑی دعائیں کرتا رہا۔ مگر آخر خود ہی اپنے لڑکوں سمیت طاعون سے مارا گیا۔ یہ تو ان پیشگوئی کرنے والوں کے حال ہیں۔ اور انکے کشفوں اور الہاموں کا حال یہ ہے کہ خدا انکو کہتا تو کچھ اور ہے۔ اور ہو کچھ اور جاتا ہے۔ اور پھر ایک نہیں۔ دو نہیں۔ کئی ہیں۔ حقیقۃ الوحی میں ہم نے نمونہ کے طور پر لکھ دیئے ہیں۔ دیکھو غلام دستگیر نے لکھا تھا۔ کہ جیسے مجمع بحار الانوار کے مولف کی دعا سے ان کے زمانہ کے مہدی کاذب کا بیڑا غارت ہوا تھا۔ ویسے ہی میری دعا سے مرزا قادیانی جڑھ سے کاٹا جائیگا۔ پھر دیکھو وہ خود ہی تباہ ہوگیا۔ اور یہ باتیں ایسی نہیں۔ جو چھوڑ دی جائیں۔ بلکہ ان پر غور کرنا چاہیئے [illegible] (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا

(۱) ہماری پلٹن یکم اکتوبر کو لکھنؤ سے بنکورا (بنگال) جا رہی ہے۔ گردونواح کی جماعتوں کے احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے ممنون فرمائیں۔ اور دعا کریں۔ کہ مولا کریم میری دینی اور دنیوی مشکلات حل فرمائے۔ اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ خاکسار جمعدار فیروز الدین احمدی۔ ہیڈ کلرک ۲/۱۶ پنجاب رجمنٹ ٭ (۲) یہاں میں اکیلا احمدی ہوں۔ مخالفت بہت ہے ہر طور سے ستایا جاتا ہے۔ ناحق ایک مقدمہ کھڑا کرنے کے منصوبے ہو رہے ہیں احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد صاحب حکیم۔ از دینگو الہ۔ (۳) میرے والد حاجی غلام جبار صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ بیجپش۔ بخار اور ذیابطیس سے سخت علیل ہیں احباب دعائے صحت کریں ٭ خاکسار محمد یونس از بریلی ٭ (۴) بندہ بعض مشکلات میں ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ خاکسار عبدالرحیم از جہلم۔ (۵) میری اہلیہ نیز میری اپنی صحت یابی کے لئے احباب دعا کریں نیز مجھے بعض دیگر مصائب درپیش ہیں۔ ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار دوست محمد خان ایم۔ اے۔ بی ٹی۔ از بردلی ٭ (۶) میرے والد صاحب بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے۔ نیز میرے نقشہ نویسی کے کام سیکھنے میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد خان احمدی کوہمری (۷) چودھری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری تا حال بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حمید الدین ملتانی۔ از قادیان ٭ (۸) میری اہلیہ بیمار ہے۔ میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ تکلیف بہت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار بہاول شاہ از امرتسر۔ (۹) میرا لڑکا عزیز عبدالغفور سخت بیمار ہے۔ ناظرین سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو کاملہ و عاجلہ صحت بخشے آمین خاکسار رفیق احمد کاتب الفضل قادیان (۱۰) میرے ایک رشتہ دار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خاکسار برکت علی از قادیان ٭

ولادت

(۱) ۱۰ ستمبر برادرم برکت اللہ صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار محمود احمد سلطان از قادیان۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے خاکسار کے گھر لڑکا عنایت کیا ہے۔ بچے کی صحت اچھی نہیں صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دوست دعا کریں ٭ خاکسار کالے خان احمدی۔ از سری پار ٭

دعائے مغفرت

(۱) میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم ۲۲ر اگست فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کا جنازہ پڑھنے والا احمدی صرف میں ہی اکیلا تھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار سید علی از کرد کن ٭ (۲) منشی محمد علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ تلونڈی موسے خان ۳۰ اگست انتقال کر گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور نہایت مخلص انسان تھے۔ ابتدائی ایام میں حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ بن باجوہ و تلونڈی موسے خان کی جماعتیں آپ کے عمدہ نمونہ اور تبلیغ کا نتیجہ ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فضل الٰہی از تلونڈی موسے خان ٭ (۳) جناب صادق علی صاحب سفید پوش کچھ عرصہ ہوا۔ وفات پا گئے ہیں۔ آپ نہایت خلیق آدمی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ایم آئی صدیقی گوجرہ۔ (۴) میرے والد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار غلام نبی۔ لاہور ٭ (۵) میرا لڑکا ۷ر ستمبر فوت ہو گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار اللہ رکھا چک ۹۹ سرگودھا ٭ (۶) میرے مکرم چودھری نظیر حسن صاحب سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ مورخہ ۱۳ر ستمبر فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب سے دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار نیض احمد بھٹی۔ کاتب الفضل۔

روپیہ لگانے کا ایک عمدہ موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو ایک عمارت کی تعمیر کی ضرورت ہے لیکن اس وقت صدر انجمن کے پاس روپیہ نہیں ہے اس لئے یہ تجویز قرار پائی ہے۔ کہ کوئی صاحب جو اپنے روپیہ کو نفع بخش کام میں لگانا چاہیں۔ وہ یہ عمارت تعمیر کرا دیں۔ اور کرایہ صدر انجمن ادا کرتی رہے ٭

اس عمارت پر دس ہزار روپیہ خرچ ہو گا۔ کرایہ کا تعین اور رقم کی واپسی کے متعلق تصفیہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ ناظر بیت المال - قادیان۔

صاحبزادگان مرزا ناصر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب کے متعلق خواب

میں نے ۹-۱۰ ستمبر کی درمیانی رات کو دو بجے کے قریب خواب میں اس جہاز کو دیکھا جس پر مرزا ناصر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب سوار ہو کر ولایت تشریف لے گئے ہیں تھوڑے وقفہ کے بعد سمندر میں طوفان آ گیا۔ اور بارش شروع ہو گئی طوفان سے جہاز کبھی اوپر کو جاتا۔ اور کبھی نیچے کی طرف۔ اس سے لوگوں میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ اتنے میں مرزا ناصر احمد صاحب نے کہا۔ بھائیو۔ گھبراؤ مت۔ یہ موقعہ دعا کا ہے۔ آؤ اس دعا میں شامل ہو جاؤ۔ اس پر لوگ دوڑ کر مرزا ناصر احمد صاحب کے۔ اور مرزا سعید احمد صاحب کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔ دعا میں سب کے سر نیچے کو جھکے ہوئے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ دعا یہ کی جا رہی تھی۔ کہ بارش کم ہو۔ اور طوفان ختم جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس وقت ایک بزرگ صاحب جو گردن سے لیکر پاؤں تک ایک سفید جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اور ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال بھی سفید تھے۔ (داڑھی چھاتی تک لمبی تھی) نمودار ہوئے۔ انہوں نے مرزا ناصر احمد صاحب کے اور مرزا سعید احمد صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ ہار ڈالنا تھا کہ ایک جھنڈی ہرے رنگ کی دونوں صاحبزادوں کے سامنے آ کھڑی ہوئی جس پر لکھا تھا۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

خاکسار محمد اسمٰعیل بن اسمٰعیل۔ آدم۔ بمبئی

انصار اللہ کے متعلق اعلان

جیسا کہ میں پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں۔ کہ جہاں انصار اللہ کی جماعتیں قائم نہیں ہیں۔ جلد تحریک کر کے قائم کی جائیں۔ اور جہاں پہلے قائم ہیں۔ وہاں لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق کام منظم طریق پر کیا جائے۔ تبلیغ جیسے اہم کام کو احسن طریق پر سرانجام دیا جائے۔ جماعت احمدیہ سیکھواں۔ ونجواں اور دھرم کوٹ بگہ نے اس اعلان پر عمل کر کے انصار اللہ کی جماعتیں قائم کی ہیں۔ اور لائحہ عمل کے مطابق کام بھی شروع کر دیا ہے۔ دیگر مقامات کے دوست توجہ سے انصار اللہ کی تحریک میں از سر نو ایک زندگی پیدا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور ذمہ دار کارکن اپنے فرائض کو پورے طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ - قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۵ | قادیان دار الامان مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

اتحاد شکن یوسف شاہی پارٹی کے لئے سبق

سری نگر کے میرواعظ یوسف شاہ صاحب نے مسلمانان کشمیر کے قومی شیرازہ کو پراگندہ کرنے۔ ان کے حقوق کو خطرہ میں ڈالنے۔ اور ان کو مبتلائے مصائب و آلام رکھنے کے لئے گزشتہ دو اڑھائی سال سے جو فتنہ و شرارت شروع کر رکھی ہے۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ انہوں نے اپنی زبان اور قلم سے ہر اس قومی خادم کے خلاف پورے زور کے ساتھ گند اچھالا۔ جس نے ان کی فتنہ انگیزی کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور مسلمانانِ کشمیر کے لئے تباہی و بربادی کا باعث قرار دیا۔ ان کے اخبار نے مسلمانانِ کشمیر کے ہر ہمدرد و خیر خواہ کو افتراء پردازیوں۔ اور دروغگوئیوں کے ذریعہ بھیانک سے بھیانک شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور ایسے ایسے الزامات اختراع کئے۔ جو ہمیشہ کے لئے انسانیت و شرافت کے دامن پر سیاہ داغ بنے رہیں گے۔ پھر انتہاء یہ کہ وہی احمدی جن کے دسترخوان کی ریزہ چینی کو انہوں نے ایک وقت نعمت غیر مترقبہ سمجھا۔ اور جن کے مشوروں پر آمنا و صدقنا کہنا باعث فخر خیال کیا۔ ان کے خلاف انتہائی بدزبانی کرنا۔ اور مسلمانانِ کشمیر کو اشتعال دلانا۔ سب سے بڑی قومی و مذہبی خدمت قرار دیا۔ اور ظاہر کیا۔ کہ یہ سب کچھ وہ ریاست کشمیر کے مسلمانوں کا حقیقی۔ اور اصلی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کر رہے ہیں۔ اور معدودے چند لوگوں کے سوا جو ان کے نزدیک ملک و قوم کے دشمن۔ غدار۔ اور وطن فروش تھے باقی تمام کے تمام مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ اور ان کی ہر آواز کو اپنی آواز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی۔ کہ سوائے فتنہ پرداز طبقہ کے جو اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت مسلمانانِ کشمیر کے اتفاق و اتحاد کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔ اور ان کی جانی و مالی قربانیوں کو بے اثر و بے نتیجہ بنانے میں مصروف تھا مسلمانان کشمیر کی اکثریت میرواعظ صاحب۔ اور ان کی پارٹی سے سخت متنفر تھی۔ اور ان کی ہر حرکت کو بنظرِ حقارت دیکھتی۔ اور اس کے خلاف آواز بلند کرتی رہی۔

میرواعظ صاحب کے دل میں اگر مسلمانان کشمیر کا کچھ بھی درد ہوتا۔ وہ ان کے مصائب و آلام سے ذرہ بھر بھی ہمدردی رکھتے۔ اور ان کی قربانیوں کو کچھ بھی وقعت کی نظر سے دیکھتے۔ تو اپنی تفرقہ انگیز حرکات سے فوراً رک جاتے۔ اور اگر خود مسلمانوں کے مفاد کی خاطر کسی قسم کی جانی و مالی تکلیف اٹھانے اور قربانی کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ تو گوشۂ عافیت میں پناہ گزیں ہو جاتے۔ اور ان فدائیان ملک و قوم کے رستہ میں روڑا نہ بنتے۔ جنہوں نے مسلمانوں کی خاطر ہر مصیبت کو لبیک کہا۔ اور جو ہر قسم کے تشدد اور سختی کو بخوشی برداشت کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ مگر میرواعظ صاحب سے اتنا بھی نہ ہو سکا۔ اور وہ فتنہ و فساد کے پورے ساز و سامان کے ساتھ مسلمانانِ کشمیر کے اتحاد کو تباہ کرنے اور مخالف طاقتوں کو تقویت پہنچانے میں مصروف ہو گئے۔ اور عوام کو دھوکہ دینے اور ریاست سے خاص فوائد حاصل کرنے کے لئے یہ دعوے کرنے لگے۔ کہ مسلمانان ریاست کی اکثریت ان کے ساتھ ہے۔ اور مسلمانوں کی نمائندگی کے اصل مستحق وہی ہیں۔

اس بارے میں جہاں تک ریاست کا تعلق ہے

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ میرواعظ صاحب کے چکمہ میں آگئی۔ کیونکہ اس نے بعض خاص مراعات ان کو عطا کر دیں۔ اور ان سے ایسا سلوک روا رکھا۔ کہ وہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے میں روز بروز بڑھتے گئے۔ حتیٰ کہ مسلمانانِ کشمیر کا کوئی بڑے سے بڑا لیڈر اور بڑے سے بڑا خیر خواہ میرواعظ صاحب۔ اور ان کے اخبار کی بدزبانی اور بیہودہ گوئی سے نہ بچ سکا۔ مگر مسلمانان کشمیر کی اکثریت نے کبھی میرواعظ صاحب کو اپنا نمائندہ تسلیم نہ کیا۔ اور نہ ان کی فتنہ انگیزیوں کی حمایت کی۔ اس کا ناقابلِ انکار۔ اور ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ثبوت اس وقت مل گیا۔ جبکہ خاص سری نگر کے متعلق اسمبلی کے انتخابات کا نتیجہ رونما ہوا۔ اور پانچوں کی پانچوں نشستوں میں سے جن کے حاصل کرنے کے لئے یوسف شاہی پارٹی نے ناخنوں تک کا زور لگایا تھا۔ اور شیخ محمد عبد اللہ صاحب کے نامزد کردہ امیدواروں کے خلاف بدگوئی اور بیہودہ سرائی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تھا۔ ایک بھی ان کے ہاتھ نہ آئی کیونکہ ان کے کھڑے کئے ہوئے تمام کے تمام امیدوار بہت تھوڑے ووٹ حاصل ہونے کی وجہ سے ناکام رہے۔ حتیٰ کہ ایک کی تو ضمانت بھی ضبط ہو گئی۔ بیرونجات کے متعلق بھی ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ یوسف شاہی پارٹی کے امیدوار ناکام رہے۔ اور مسلم کانفرنس کے امیدواروں کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ میرواعظ صاحب اور ان کی پارٹی کا سب سے زیادہ اثر و رسوخ خاص سری نگر میں ہی ہو سکتا ہے۔ جہاں دن رات وہ ہر قسم کے جوڑ توڑ اور فتنہ و فساد میں مصروف رہتے ہیں۔ مگر جو عبرتناک ناکامی ان کو سری نگر میں ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ کیا وقعت رکھتے ہیں۔ اور ان کی آواز کا مسلمانوں پر کتنا اثر ہے۔ پھر یہ نتیجہ ایسی حالت میں رونما ہوا ہے جبکہ سول نافرمانی کی تحریک کی وجہ سے مسلم کانفرنس انتخابات کے متعلق پوری تیاری نہ کر سکی۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ سینکڑوں ایسے مسلمان ووٹ کے حق سے محروم رہ گئے۔ جو ووٹر بن سکتے تھے۔ اس کے مقابلہ میں یوسف شاہی پارٹی نے ایسے لوگوں کو بھی ووٹر بنوا لیا جنہیں فرنچائز قواعد کے رو سے یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر مسلم کانفرنس ووٹروں کی فہرستوں کو درست کرانے کا موقعہ پا سکتی۔ تو آج یوسف شاہی پارٹی کو اور بھی زیادہ ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا۔

بہر حال سری نگر میں مسلمانوں کے متعلق پولنگ کا جو نتیجہ رونما ہوا ہے۔ اس نے یوسف شاہی پارٹی کے تمام دعووں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اور واضح کر دیا ہے۔ کہ اختلاف عقائد کی بناء پر ملکی۔ اور قومی اتحاد میں رخنہ اندازی کرنا۔ اور ذاتی اغراض کے ماتحت مسلمانوں کے کسی فرقہ کے خلاف شرارت سے کام لینا اتنا بڑا جرم ہے۔ جو کسی صورت میں معاف نہیں کیا جا سکتا۔ اور بدگوئی و بدزبانی کے ذریعہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا ایسا کارنامہ نہیں ہے۔ جسے سمجھدار اور دور اندیش مسلمان کچھ وقعت دینے کے لئے تیار ہوں۔

معلوم ہوتا ہے۔ یوسف شاہی پارٹی کی اس ناکامی و نامرادی نے ان کے اپنے حامیوں اور خیر خواہوں کے بھی دل توڑ دیئے ہیں۔ اور وہ بصد حسرت و افسوس یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اس پارٹی نے سوائے احمدیوں کی مخالفت کرنے کے اس وقت تک کچھ نہیں کیا۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" (۱۲ ستمبر) "آل جموں و کشمیر مسلم پولیٹیکل کانفرنس کی شاندار فتح" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"ہماری ایماندارانہ رائے یہ ہے۔ کہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب

کا کشمیر میں ابھی تک کافی اقتدار ہے۔ اس تازہ کامیابی نے اس کی اور تصدیق کر دی ہے۔ شیخ صاحب کی۔ اور ان کے حواریوں کی سیاست دانی سے ہمیں شدید اختلاف ہے۔ لیکن ہماری قومی تمناؤں پر پانی پھر جاتا ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مولوی یوسف شاہ صاحب کے پاس سوائے مرزائیہ جماعت کی مخالفت کے اور کوئی حربہ نہیں۔ مولوی صاحب اور ان کی پارٹی میں سے کوئی شخص عملی سیاست کا حامل نظر نہیں آتا۔"

یہ یوسف شاہی پارٹی کے حامیوں کی آواز ہے۔

اس سے میر واعظ یوسف شاہ صاحب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف انہوں نے جو فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اس نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دیا۔ بلکہ الٹا ذلیل کیا ہے۔ اور اگر اپنے اس طریق عمل کو نہ بدلیں گے۔ تو اور زیادہ ذلت و رسوائی کا مونہہ دیکھیں گے۔ سری نگر کے اخبار "حقیقت" (۹ ستمبر) نے بھی میر واعظ صاحب کو اس خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مولوی صاحب نے دیکھا۔ کہ دو سال کی مخالفت نے ان کے لئے سوائے بدنامی کے اور کچھ پیدا نہ کیا۔ اب یا تو وہ سیاسیات کو قطعی خیرباد کہکر اپنے مذہبی وعظ میں لگے رہیں یا اپنی غلطی کو تسلیم کر کے شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور مسلمانوں سے مل جل کر کام کریں"۔

میر واعظ صاحب کو اپنی فتنہ انگیزیوں اور غداریوں کے متعلق کافی سبق مل چکا ہے۔ دُور اندیشی اور عاقبت بینی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے سابقہ رویہ کی اصلاح کی طرف مائل ہوں۔ اگر متحدہ محاذ کو چھوڑ کر اور اتحاد کو توڑ کر فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جانا ان کے لئے شرم کی بات نہ تھی۔ تو اب پھر اتحاد کی طرف رجوع کرنا۔ اور مسلمانوں سے مل کر کام کرنا قطعاً قابل شرم نہیں۔ بلکہ قابل تعریف ہے۔

اس موقعہ پر ہم مسلمانان سری نگر کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے نہایت عمدگی کے ساتھ میر واعظ صاحب کے لئے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کا موقعہ بہم پہنچا دیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ جہاں وہ اتحاد شکن اور فتنہ پرداز لوگوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہاں قومی خدمت گزاروں کی قدر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ان پر پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ نہایت معرکہ کی کامیابی حاصل کرنے والے ممبران بھی قومی خدمت گزاری میں انتہائی سرگرمی سے کام لیں گے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔

کانگرس کا وقار خاک میں مل گیا

حال میں کانگرس کے پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے اسمبلی کے نمائندوں کی جو فہرست شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کانگرس خود بھی سمجھ چکی ہے۔ کہ سب اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں میں وہ اپنا سارا وقار کھو چکی ہے۔ تمام ہندوستان کے امیدواروں کی فہرست میں صرف دو مسلمان ایسے اس ڈھب کے مل سکے ہیں جنہیں اس نے اپنا امیدوار قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک مسٹر آصف علی دہلی کے۔ اور دوسرے قاضی عبد الحمید احاطہ بمبئی کے ہیں اول تو امید نہیں۔ کہ ہندو مہاسبھا۔ اور مالویہ اینڈ کمپنی کی مخالفانہ کوششوں کے باعث ان میں سے کوئی کامیاب ہو سکے۔ لیکن اگر بفرض محال دونو کے دونو کامیاب ہو جائیں گے۔ تو بھی کانگرس کی اعلان کردہ ۵۳ نشستوں میں صرف دو مسلمان آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں سمجھے جا سکتے۔ اس طرح کانگرس نے خود ثابت کر دیا۔ کہ وہ مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی انتظام نہیں کر سکی سکھوں میں سے کسی ایک امیدوار کو بھی اس نے اپنی فہرست میں داخل نہیں کیا۔ اور کسی عیسائی کا نام بھی نظر نہیں آتا۔ نہ کوئی اچھوت امیدوار دکھائی دیتا ہے۔

ان حالات میں کانگرس فقط ہندوؤں کی نمائندہ ہی کہلا سکتی ہے۔ اور وہ بھی ایک محدود طبقہ کی۔ کیونکہ قریباً ہر صوبہ میں ایسے ہندوؤں کا رسوخ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ جو کانگرس سے بغاوت اختیار کر چکے ہیں۔ بنگال اور پنجاب کے متعلق تو کہا جاتا ہے۔ کہ قریباً تمام کے تمام ہندو کانگرس سے برگشتہ ہو چکے ہیں گویا کانگرس کا وقار خاک میں مل چکا ہے۔ اور غالباً انتخابات میں ناکامی اس کے تابوت کے لئے آخری میخ ثابت ہوگی۔

بلیماراں کی جمعیۃ کی حقیقت

دہلی کی "جمعیۃ العلماء" نے جو کانگرس کی زر خرید لونڈی کی حیثیت سے اس وقت کام کر رہی اور مسلمانوں کے لئے مذہبی و سیاسی طور پر سخت نقصان رساں ثابت ہو چکی ہے جب مسلم یونٹی بورڈ سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ وہ کونسلوں اور اسمبلی کے لئے ایسے نمائندے منتخب کرے۔ جو جمعیۃ کو اس بات کا اطمینان دلائیں۔ کہ مذہبی معاملات میں وہ اس کی راہ نمائی کے مطابق کام کریں گے۔ تو ہم نے لکھا تھا۔

دوسری جمعیۃ العلماء اپنے وجود سے ثابت کر رہی ہے۔ کہ مولوی کفایت اللہ صاحب کی جمعیۃ العلماء کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ تمام مسلمانان ہند کی مذہبی راہ نمائی کی دعویدار بن کر کھڑی ہو سکے۔ یونٹی بورڈ نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے اس جمعیۃ کے مطالبہ کو رد کر دیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے "مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ" نے اپنے حال کے اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ

"اگرچہ جمعیۃ ہذا کے نمائندے مسلم یونٹی بورڈ لکھنؤ میں شریک نہیں ہیں۔ لیکن اس کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ کہ یونٹی بورڈ نے جمعیۃ بلی ماراں کی اس مستبدانہ تجویز کو مسترد کر دیا۔ کہ شرعی معاملات میں صرف اسی جمعیۃ کی رائے معتبر ہونی چاہیئے"۔

بلیماراں کی جمعیۃ میں اگر ہمت اور طاقت ہے۔ تو وہ پہلے کم از کم اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں سے نمائندگی کی سند تو حاصل کرے۔ اور دوسرے علماء کو یقین دلائے کہ وہ مذہبی نمائندگی کرنے کے قابل ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ اور قیامت تک نہیں کر سکتی۔ تو اسے چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں

احراریوں نے کیا کیا؟

اخبار "انقلاب" نے مجلس احرار کے متعلق مختصر الفاظ میں جو تبصرہ حال میں کیا ہے۔ اور اس بات سے مجبور ہو کر کیا ہے۔ کہ احراریوں نے مسلم کانفرنس کی بے جا مخالفت شروع کر دی ہے۔ وہ ہر سنجیدہ اور متین مسلمان کے لئے قابل توجہ ہے۔ معاصر موصوف لکھتا ہے:۔

"اگر مسلم کانفرنس والے ۱۹۲۹ء میں مسلم رائے کو منظم کر کے مقابلہ میں جم نہ جاتے۔ تو احرار اور ان کے رفقاء کی اکثریت اور حزب اللہیت ۱۹۲۹ء ہی میں نہرو رپورٹ کا پھندا مسلمانوں کے گلے میں ڈال کر انہیں پھانسی پر لٹکا چکی ہوتی"۔

احراریوں کی تلون مزاجی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"وہ ۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ کو بہترین چیز سمجھتے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں لاہور کانگرس کی قرارداد کو بہترین سمجھتے تھے۔ اسی بنا پر وہ کانگرس کی سول نافرمانی میں شامل ہوئے تھے۔ ۱۹۳۱ء میں مسلم کانفرنس کی قراداد کو بہترین سمجھنے لگے۔ ۱۹۳۱ء کے بعد بھی وہ ایک پالیسی پر نہیں رہے"۔

آخر میں لکھا ہے:۔

"فداکار" احرار بتائیں۔ کہ انہوں نے پنجاب و بنگال کی اکثریت یا سندھ کی علیحدگی یا ملازمتوں یا دوسرے مطالبوں کے لئے کیا کچھ کیا"۔

جن لوگوں کی سابقہ زندگی ان حالات میں گزری ہو۔ ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہونچا سکیں گے۔ ان کا تو کام ہی یہ ہے کہ اپنی خاص اغراض کے ماتحت کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کر رکھیں۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

"انشورنس" کیوں جائز نہیں

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھایا:۔

یہ بات درست نہیں۔ کہ ہم انشورنس کو سود کی ملونی کی وجہ سے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ کم از کم میں تو اسے اس وجہ سے ناجائز قرار نہیں دیتا۔ اس کے ناجائز ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

۱۔ انشورنس کے کاروبار کی بنیاد سود پر ہے۔ اور کسی چیز کی بنیاد سود پر ہونا۔ اور کسی چیز میں ملونی سود کی ہونا ان میں بہت بڑا فرق ہے۔ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق کوئی انشورنس کمپنی ملک میں جاری نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایک لاکھ کی سیکوریٹیز گورنمنٹ نہ خریدے۔ پس اس جگہ آمیزش کا سوال نہیں۔ بلکہ لزوم کا سوال ہے۔

۲۔ دوسرے انشورنس کا اصول سود ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کے مطابق اسلامی اصول یہ ہے۔ کہ جو کوئی رقم کسی کو دیتا ہے۔ یا وہ ہدیہ ہے یا امانت ہے یا شراکت ہے یا قرض ہے۔ ہدیہ یہ ہے نہیں۔ امانت بھی نہیں۔ کیونکہ امانت میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ یہ شراکت بھی نہیں۔ کیونکہ کمپنی کے نفع و نقصان کی ذمہ واری اور اس کے چلانے کے اختیار میں پالیسی ہولڈر شریک نہیں۔ ہم اسے قرض ہی قرار دے سکتے ہیں۔ اور حقیقتاً یہ ہوتا بھی قرض ہی ہے۔ کیونکہ اس روپیہ کو انشورنس والے اپنے ارادہ اور تصرف سے کام پر لگاتے ہیں۔ اور انشورنس کے کام میں گھاٹا ہونے کی صورت میں روپیہ دینے والے پر کوئی ذمہ واری نہیں ڈالتے۔ پس یہ قرض ہے اور جس قرض کے بدلہ میں کسی قبل از وقت سمجھوتہ کے ماتحت کوئی نفع حاصل ہو۔ اسے شریعت اسلامیہ کی رو سے سود کہا جاتا ہے۔ پس انشورنس کا اصول ہی سود پر مبنی ہے۔

۳۔ تیسرے انشورنس کا اصول ان تمام اصولوں کو جن پر اسلام سوسائٹی کی بنیاد رکھنا چاہتا ہے۔ باطل کرتا ہے۔ انشورنس کو کلی طور پر رائج کر دینے کے بعد تعاون باہمی۔ ہمدردی اور اخوت کا مادہ دنیا سے مفقود ہو جاتا ہے۔

آپ کا یہ خیال کہ انشورنس کا منافع اور طرح بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ واقعات کے خلاف ہے۔ اگر ایک کمپنی کا بھی بجٹ آپ ملاحظہ کریں۔ تو آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ میں تو نہیں سمجھا۔ کہ استقراء کا اس جگہ کیا محل تھا۔ لیکن اگر آپ استقراء کے ایسے معنی لیتے ہیں۔ جو سود کے علاوہ ہوں۔ تو یہ درست نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی انشورنس کمپنیوں کے بجٹ نہیں دیکھے۔ میں نے ان کے طریق عمل کا پورا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ ۹۰۔۸۰۔۷۰ بلکہ بعض کمپنیاں ۱۰۰ فیصدی سود پر کاروبار کرتی ہیں۔ اگر خالص انشورنس کمپنیوں میں سے کسی ایک کمپنی کے بھی طریق کار کا لٹریچر آپ کے پاس موجود ہو۔ جس میں انہوں نے اس کے روپیہ کے خرچ کا اصول بتایا ہو۔ اور وہ سود کے روپیہ کے سوا کچھ اور ہو۔ تو میں یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوں گا۔

رسول کریمؐ کا تمام انسانوں سے بلند درجہ

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھایا۔

آپ کا سوال پہنچا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ آپ نے الفضل کی ڈائری پر اچھی طرح غور نہیں کیا۔ اس میں کیا خبر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو بھی درجہ حاصل ہے اس پر اور بھی درجات ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ترقی ایک مقام پر ختم ہونے والی تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور دوسری طرف یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفات بھی محدود ہیں۔ غیر محدود نہیں۔ اور اس طرح پہلے عقیدہ کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے۔ اور دوسرے میں اللہ تعالیٰ کی کسر شان۔

یہ نتیجہ نکالنا کہ اس دعوے سے ثابت ہوا کہ انسان کے لئے کوئی ایسا درجہ بھی باقی ہے جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہیں پہنچے۔ اور نہ کوئی اور پہنچا۔ اور نہ پہنچے گا۔ درست نہیں۔ بلکہ نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی شان غیر محدود ہے نیز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت درجے پائے ہیں۔ اور ابھی بہت بڑے درجے پانے باقی ہیں۔ ان مدارج کے پانے میں آپ منفرد ہیں۔ اور ہمیشہ منفرد رہیں گے۔ یہ میرا عقیدہ نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے آگے پھر الوہیت کا ہی درجہ ہے۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے آگے اور درجہ ہے۔ اس سے آگے اور درجہ ہے۔ اس سے آگے اور درجہ ہے۔ اور اس طرح کروڑوں درجات ہیں۔ مگر باوجود ان تمام ترقیات کے آپ الوہیت کے دامن تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں۔ بلکہ دشمنی ہوگی۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے بالمقابل کھڑا کرنا چاہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام عزت اسی میں ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں عاجزانہ مقام پر کھڑے ہوں۔ جب ادنےٰ سے ادنےٰ مومن کی ترقیات غیر محدود ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محدود کس طرح ہو سکتی ہیں۔ اور اگر آپ کی ترقیات بھی غیر محدود نہیں۔ تو پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ جس مقام پر آج سے ۱۳ سو سال پہلے کھڑے تھے۔ آج بھی اسی پر کھڑے ہیں۔ ہم تو موت کی ضرورت ہی یہی سمجھتے ہیں۔ کہ انسان کے لئے ایسے مدارج مقرر ہیں جن کو اس دنیا میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر وہ مدارج اس دنیا میں مل جائیں۔ تو پھر ایمان قابل انعام باقی نہیں رہتا۔ نیز اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام ایسے مقامات کو حاصل کر چکے تھے۔ جن پر کوئی انسان کسی وقت پہنچ سکتا تھا۔ تو پھر آپ کے لئے موت کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ جو کچھ لوگوں نے اگلے جہان میں حاصل کرنا ہے۔ آپ نے وہ اسی دنیا میں حاصل کر لیا تھا۔ پھر بلا وجہ موت کا پیالہ آپ کو پلانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک اور نقطۂ نگاہ سے بھی اس سوال کو دیکھنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس درجہ کو انسان جبراً حاصل کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے انعام کا موجب نہیں ہوتا۔ انعام کا موجب وہی مقام ہے۔ جسکو انسان نے اپنی قربانی اور ایثار سے فضل الٰہی کو جذب کرنے سے حاصل کیا ہو۔ اگر دوسرے بنی نوع انسان کے لئے خدا کی تقدیر کے ماتحت اس مقام کو حاصل کرنا نہیں ہے۔ جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہیں۔ تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ملائکہ کی طرز کا رہ جاتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ اپنی طرف سے نہ کرتے تھے۔ بلکہ خدا کے جبر کے ماتحت کرتے تھے۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسین ضرور تھے۔ مگر محسن نہ تھے۔ چاند خوبصورت ہے۔ مگر محسن نہیں۔ جب تک ہم یہ تسلیم نہ کریں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ایثار اور اپنی قربانی اور اپنے عشق اور اپنی محبت سے وہ مقام حاصل کیا۔ جو آپ کو حاصل تھا۔ اس وقت تک ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذاتی خوبی اور بنی نوع انسان پر ذاتی برتری تسلیم نہیں کر سکتے۔ اور جب ہم یہ تسلیم کریں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ذاتی خوبی اور ذاتی برتری سے باقی

بنی نوع انسان پر فضیلت حاصل کی۔ تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جس مقام پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تھے۔ اور جس مقام پر آج ہیں۔ ان کے حصول کا امکان ہر انسان کے لئے تھا۔ مگر دوسرے انسانوں نے وہ محبت اور وہ ایثار اور وہ قربانی نہ پیدا کی تھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی تھی۔ اس لئے وہ اس مقام فضیلت سے محروم رہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل تھا۔ اور محروم رہیں گے۔ اس مقام سے جو آپ کو آئندہ حاصل ہوتا رہے گا۔ صلے اللہ علیہ وسلم

۳۱ اگست بعد نماز عصر

محمد ابراہیم صاحب نامر سٹوڈنٹ بی۔ اے نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ایک غیر احمدی طالب علم نے بتلایا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ ماموریت کیا۔ تو اس کے دادا اور دادی نے بیعت کی غرض سے قادیان آنے کا ارادہ کیا۔ مگر اسی رات ان کے پاؤں تشنج سے جڑ گئے۔ اور وہ نہ آ سکے۔ دوسری دفعہ پھر ارادہ کیا۔ تو پھر ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے بیعت کا ارادہ ترک کر دیا۔ میں بھی اسی وجہ سے احمدیت پر غور نہیں کرتا۔

حضور نے فرمایا۔

ہاتھ یا پاؤں کا جڑ جانا بہت معمولی بات ہے۔ جن لوگوں کو وہم کا مرض ہوتا ہے۔ انہیں بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے۔ رات کو سوتے وقت ان کو ایسے خیالات آتے ہیں۔ کہ ممکن ہے جس شخص کی بیعت کرنے جاتے ہیں۔ وہ سچا نہ ہو۔ اور ہم جہنم میں ڈالے جائیں۔ اس خوف اور گھبراہٹ سے وہمی شخص کے ہاتھ پاؤں جڑ سکتے ہیں۔ مسمریزم میں بھی سب سے پہلا اور سب سے آسان اثر ہاتھ یا پاؤں کو بے حس و حرکت کر دینا ہوتا ہے۔ وہ توجہ سے اثر ڈال کر کہتے ہیں۔ کہ تم ہاتھ نہیں ہلا سکتے۔ اور وہ نہیں ہلا سکتے اسی طرح پاؤں کو بےحس کر دیتے ہیں۔ وہمی شخص کے لئے تو یہ نہایت معمولی بات ہے۔

پھر عرض کیا گیا۔ ایک شخص نے کہا میں حضرت مرزا صاحب کو سچا تسلیم نہیں کرتا۔ اور اگر میں اس عقیدہ میں راستی پر ہوں۔ تو میرے ہاتھ پر انگارا رکھ دیا جائے تو اثر نہ ہوگا لیکن اگر مرزا صاحب سچے ہوں گے۔ تو اثر ہو جائے گا۔ یہ کہنے پر کہ ہاتھ پر نہیں۔ بلکہ جسم کے جس حصہ پر جی چاہے آگ رکھی جائے۔ وہ تیار ہو گیا۔ کہ میرے جسم کے کسی حصہ پر آگ رکھ دو۔ دوسرے لوگوں نے ہٹا دیا۔

حضور نے فرمایا:۔

"اگر اس کے جسم پر آگ رکھی جاتی۔ تو ضرور اثر کرتی۔ یہ لوگوں نے غلط کہانیاں مشہور کر رکھی ہیں۔ کہ فلاں کو آگ پر بٹھایا گیا۔ مگر چونکہ وہ سچا تھا۔ اس لئے آگ کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ عدالتوں میں اس قسم کے کئی مقدمات آتے ہیں۔ بعض پر جب الزام لگتا ہے۔ تو ان کے رشتہ دار یا پیر ان سے کہتے ہیں۔ گرم توے پر بیٹھو۔ اگر سچے ہو گے۔ تو اثر نہ ہوگا۔ جاہل لوگ بیٹھ جاتے ہیں۔ اور جل جاتے ہیں۔ بعد میں مقدمہ چلتا ہے۔ اور آگ پر بٹھانے والوں کو سزائیں ملتی ہیں۔

پھر فرمایا:۔

تاریخ سے بعض ایسے شخصوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جن پر آگ اثر نہ کرتی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر ان کو آگ میں ڈال دیا جاتا۔ تو اثر نہ ہوتا۔ بلکہ ان کے جسم ایسے سخت ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایک حد تک آگ سے تکلیف محسوس نہیں کرتے ؛

رشتہ ناطہ کے متعلق

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھایا

غیر احمدی کو لڑکی دینے والے احمدی کا لڑکا اگر اس سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا ہو۔ تو اسے رشتہ دیا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

نئے احمدی کو ایک سال تک رشتہ بغیر اجازت مرکز نہیں دینا چاہیئے۔ اور جو رشتہ کی خاطر احمدی ہو۔ اسے کسی وقت بھی رشتہ نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک مرکز کو تسلی نہ ہو۔ کہ یہ اب مخلص احمدی ہے۔

جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دے۔ اس کا سوال مرکز کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کا غلبہ

مصر میں ایک یورپین خاتون کا قبول اسلام

مصر میں جہاں جامعہ ازہر کے علماء نے پادریوں کے مقابلہ میں اپنے آپکو بے دست و پا سمجھ کر اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو عیسائی بنتے دیکھ کر حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ پادریوں کو تبلیغ عیسائیت سے روک دیا جائے۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کو عیسائیوں پر غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ نیز ان کے ذریعہ ایک معزز یورپین خاتون نے حال میں اسلام قبول کیا ہے الحمد للہ۔ مفصل اسی اخبار میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

مالابار کے لئے مجاہدین کی ضرورت

تین چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ احباب ان مظالم کے متعلق تھوڑی سی سرگزشت اخبار کے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو مالابار کے احمدیوں پر کئے گئے۔ اگرچہ مخالفت بدستور جاری ہے۔ افراد جماعت احمدیہ مالابار کو مخالفین نے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات معلوم کر کے اطمینان و شکریہ کا باعث ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی احمدی دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جو امداد کی ہے۔ اس سے مالابار کے احمدیوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے اور وہ مرکز و احباب سے بروقت امداد پہنچنے پر مخالفت کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے ان غریب او بے کس بھائیوں کی امداد کے لئے لبیک کہا ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو دوسری جماعتوں پر نمایاں سبقت حاصل ہوئی ہے۔ ابھی تک مالابار کی جماعت کی مشکلات حل نہیں ہوئیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ نے جماعت احمدیہ مالابار کو مزید امداد بہم پہنچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس طرح ملکانہ میں احباب نے اپنے آپ کو تین تین ماہ کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ ایسا ہی وہ اب بھی کریں خود جائیں۔ یا معاوضہ میں اخراجات بھیج دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منظور فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ احباب کے ذریعہ سے مالابار کی جماعت کی اس وقت تک مدد کرتی رہے۔ تاوقتیکہ انکو ظلم و ستم سے نجات حاصل ہو۔ لہذا میں تمام احباب کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ احباب اس کام کے لئے اپنے نام جلد سے جلد پیش کریں انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً۔ یعنے مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس لئے اجتماعی فریضہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ اپنی بنیادوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھوکھلا کیا جائے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں اس لئے کھڑی کی گئی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دوبارہ زندہ کرے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی ممتاز حیثیت کو اس اڑے وقت پر جو مالابار میں بھائیوں کو درپیش ہے بھولے گی نہیں۔ اور ہمارے مجاہدین جلد سے جلد اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے پیش کریں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تمدن اسلام

عورتوں کو اظہار زیب وزینت کی ممانعت

بے پردگی کی دلدادہ اقوام اپنی تمدنی ومعاشرتی خرابیوں کے باعث جو چیخ وپکار اور اس کے بد اثرات کے خلاف قولاً اور فعلاً احتجاج کر رہی ہیں۔ اس کا ذکر مختصر طور پر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا گیا۔ اور بتایا جا چکا ہے۔ کہ وہ اقوام بے پردگی کی لعنت سے نجات حاصل کرنے کے لئے کس طرح ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ صحبت امروزہ میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے اہل الرائے اصحاب اس مصیبت سے نکلنے کے لئے کیا صورت پیش کر رہے ہیں۔

زیب وزینت کے مظاہرہ کی ممانعت

اسلام نے عورتوں کے لئے اپنی زیب وزینت اور آرائش وزیبائش کا غیر محرموں کے سامنے مظاہرہ قطعاً ناجائز قرار دیا ہے۔ اور قرآن کریم کی سورۂ نور میں اس کے متعلق خاص طور پر ہدایات موجود ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایۃ المومنون لعلکم تفلحون۔ یعنے مسلمان عورتوں سے کہدو۔ کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت وآرائش کو ظاہر نہ کریں۔ مگر وہ جو مجبوراً ظاہر ہو۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں۔ اور اپنی زینت سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں کے۔ یا خاوندوں کے باپوں کے۔ یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے۔ یا اپنے بھائیوں کے یا بھائی بہن کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنے غلاموں کے یا سوائے ان مردوں اور بچوں کے جو عورتوں کی ستر کی باتوں سے ناواقف ہیں کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور اپنی زینت کے اظہار کی غرض سے اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے عورتوں کی اس بات کی سخت ممانعت کی ہے۔ کہ وہ سوائے محرموں کے کسی پر اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں حتیٰ کہ چلنے میں بھی اس امر کی احتیاط کریں۔ کہ زیورات جو انہوں نے زیب وزینت کے لئے پہن رکھے ہیں۔ ان کی جھنکار نہ سنائی دے۔ ان آیات میں تین بار اظہار زینت کی ممانعت کی گئی ہے۔

اغوا کی وجوہات بالفاظ "پرتاپ"

جیسا کہ ایک گذشتہ پرچہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہندوؤں کے مشہور روزانہ اخبار "پرتاپ" میں ان دنوں "اغوا کے واقعات کے اسباب وعلل اور اس کے علاج کے متعلق ایک سلسلہ مضامین شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ مضمون کا ایک جلی عنوان "عورت کی خوبصورت بننے کی خواہش" اور دوسرا "فیشن پرستی بیڑا غرق کر رہی ہے" رکھا گیا۔ پھر ایک عورت کی جو بناؤ سنگار کئے ہوئے ہے تصویر دے کر لکھا ہے۔ "اس کی اصلاح کرو"

اس مضمون میں اغوا کی اور بھی بہت سی وجوہات دی گئی ہیں لیکن سب سے زیادہ زور اس امر پر دیا گیا ہے۔ کہ عورتیں بن سنور کر منظر عام پر آنا چھوڑ دیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں میں سے جو لوگ غور وفکر کی عادت رکھتے اور عورتوں کی آوارگی کی مصیبت سے اپنی قوم کو بچانے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ وہ یہ ماننے پر مجبور ہیں۔ کہ غیر لوگوں کے سامنے اظہار زینت اور مظاہرۂ حسن سخت نقصان دہ اور نہایت ہی مضر چیز ہے۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" (۱۵ اگست) مذکورہ بالا عنوانوں کے ماتحت لکھتا ہے۔ "ان کا (اغوا کے واقعات کا) امکان بہت کم ہو جائے اگر عورت خوبصورت بننے کی خواہش نہ کرے۔ فیشن پرستی کے گڑھے میں نہ گرے جوں جوں وہ زیادہ خوبصورت بننے کی کوشش کرتی ہے۔ توں توں غیر مرد اس کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ ہے ساری خرابی کی جڑ" مگر عورت کے اندر خوبصورت بننے کی خواہش طبعی ہے۔ اور اس سے اسے روکنا خلاف فطرت ہے۔ اور نہ ہی اس سے کوئی خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ البتہ جو چیز خرابی کی جڑ ہے وہ خوبصورت بن کر منظر عام پر آنا ہے اسی کے خلاف "پرتاپ" نے آواز اٹھائی ہے۔ جیسا کہ اس کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ بن سنور کر نکلنے والی عورتوں کی طرف غیر مرد زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔

پھر ۲۶ اگست کے پرچہ میں لکھا ہے۔

"لڑکیاں بن سنور کر جدید فیشن کا لباس پہن کر سکولوں میں تو خیر جاتی ہیں۔ رشتہ داروں۔ استانیوں۔ دکانوں۔ سینماؤں ہسپتالوں وغیرہ میں بھی بغیر بڑوں کی نگرانی کے جاتی رہتی ہیں یہ نہایت خطرناک طریق ہے۔ کیونکہ اس طرح غیر مردوں اور غیر نوجوانوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات جذبات کو روکنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح مرد خوبصورتی کی طرف راغب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی خوبصورت مرد کی طرف متوجہ ہو سکتی ہے۔"

اس کے ثبوت میں اس مضمون میں بہت سی عبرتناک مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں جنہیں درج کرنے کی نہ تو گنجائش ہی ہے اور نہ ہی تہذیب اس کی اجازت دیتی ہے۔ آخر میں لکھا ہے۔ "جب تک اس خطرناک سلسلہ کو قطعاً بند نہیں کر دیا جائے گا اغوا اور فرار رک نہیں سکیں گے۔" گویا صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ عورتوں کے زیب وزینت کے اظہار کو جب تک روکا نہ جائے گا۔ اور انہیں کھلے بندوں منظر عام پر آنے سے بند نہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک بدکاری کا انسداد نہ ہو سکے گا۔ یہی اسلام کہتا ہے۔ اور اسی لئے عورتوں کے متعلق پردہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اخبار "آریہ مسافر" کی چیخ وپکار

ایک اور اخبار آریہ مسافر ۲۹ اگست نے اغوا کی وارداتوں کے اسباب وعلل پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "عورتیں دلفریبیوں کا شکار بن کر آپے سے باہر ہو جاتی ہیں۔ تھیٹر اور سینما گاہوں سے خرابی کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔ اور پولٹیکل سرگرمیوں میں ان کو ایسا وقت مل جاتا ہے۔ کہ جو ان کے جی میں آئے کرتی ہیں۔ اور شرم وحیا کو بالائے رکھ ڈالتی ہیں۔"

پھر لکھا ہے۔ "ہندو اپنی لڑکیوں کو زیادہ آزادی دے رہے ہیں۔ بڑوں کی نگرانی کے بغیر ادھر ادھر استانیوں کے گھروں میں رشتہ داروں کے گھروں میں سکولوں میں ہسپتالوں میں دوکانوں پر سیرگاہوں میں پھرتی رہتی ہیں۔ وہ مغربی خیالات کے پیچھے دوڑتی چلی جا رہی ہیں۔ غیر مردوں سے بلا روک ٹوک ملتی ہیں۔ امیروں کی لڑکیاں نوجوان ملازموں کے ساتھ اکیلی موٹروں میں اور ٹانگوں میں سیر کرتی ہیں۔" (۱۹ اگست) اور یہ کہ ہندو "غیر مردوں کو بے تحاشا اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں۔ ان میں کئی نوجوان بھی ہوتے ہیں۔ اور ضروری نہیں۔ کہ سب شریف ہی ہوں۔ اس آزادانہ آمد ورفت سے خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انسانی فطرت کو روکا نہیں جا سکتا۔"

مسلمانوں کے لئے فخر کا مقام

مسلمان ان الفاظ کو پڑھیں۔ اور غور سے پڑھیں۔ پھر اس نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں لاکھوں درود وسلام بھیجیں۔ جس کے ذریعہ ان کو ایسی پاکیزہ اور ایسی جامع ومکمل تعلیم حاصل ہوئی۔ جس پر عمل کر کے وہ جہاں اپنے گھروں میں اور اپنے بال بچوں میں نہایت آرام وچین اور اطمینان وآسودگی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ وہاں غیر مذاہب کے سامنے فخر کے ساتھ اپنا سر اونچا کر سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے عورتوں کے متعلق اسلام کی تعلیم سے روگردانی کر رہے ہیں۔ وہ ان اقوام کی حالت سے عبرت

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو جماعتوں کے اپنے انتخاب کی بناء پر ۳۰ اپریل ۳۵ء تک عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔

کبابیر (شام)

پریذیڈنٹ — الشیخ صالح العودی
جنرل سکرٹری — السید عبدالقادر صالح
سکرٹری تبلیغ — الاستاذ محمد سعید بخت دلی
سکرٹری مال — السید محمد صالح
سکرٹری تربیت — الشیخ علی العودی
امام الصلوٰۃ — الشیخ احمد الحاج عبدالقادر
محاسب — السید نایف موسیٰ

حیفا (شام)

پریذیڈنٹ — الشیخ علی القزق
جنرل سکرٹری — السید رشدی البسطی
سکرٹری تبلیغ — الشیخ احمد المصری
سکرٹری تربیت — الحاج محمد القزق
سکرٹری مال — السید خضر القزق
امین — السید صبحی القزق
محاسب — السید عبدالرحمٰن القزق
امام الصلوٰۃ — الحاج محمد القزق

قاہرہ (مصر)

پریذیڈنٹ — الاستاذ السید منیر الحصنی
جنرل سکرٹری — الاستاذ احمد فتحی ناصف
سکرٹری تبلیغ — السید عبدالحمید خورشید
سکرٹری مال — السید احمد حلمی
سکرٹری تربیت — الشیخ محمود بلال
سکرٹری تصنیف — الاستاذ محمد نعمان
امین المکتبۃ — الشیخ محمود بلال
امام الصلوٰۃ — الاستاذ منیر الحصنی

طیرہ

پریذیڈنٹ — الشیخ سلیم الربانی
جنرل سکرٹری — السید حسین علی

دمشق

جنرل سکرٹری — السید حمدی زکی
سکرٹری تبلیغ — السید مصطفیٰ الشویلاتی

برجا ۔ لبنان

جنرل سکرٹری — الشیخ عبدالرحمٰن سعیغان

حمص

جنرل سکرٹری — السید محمود ابراہیم الغنیلی

اودے پور کٹیا ۔ شاہجہانپور

سکرٹری تبلیغ — مبارک احمد صاحب نومسلم
محاسب — امام علی خان صاحب

سری نگر کشمیر

پریذیڈنٹ — خواجہ غلام نبی صاحب گلگار
جنرل سکرٹری — خواجہ صدرالدین صاحب
سکرٹری مال — خواجہ غلام محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — خواجہ صدرالدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مستری غلام احمد صاحب
امین — خواجہ حبیب اللہ صاحب

علینو والی سیالکوٹ

پریذیڈنٹ — چوہدری عمرالدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی محمد علی صاحب
سکرٹری مال — منشی خدابخش صاحب
امین — چوہدری دین محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — منشی محمد شفیع صاحب

چونڈہ ۔ سیالکوٹ

پریذیڈنٹ — چوہدری رحمت خان صاحب سفید پوش
وائس پریذیڈنٹ — میاں رحیم بخش صاحب چوب چرنٹ
جنرل سکرٹری — چوہدری رسول بخش صاحب نمبردار
سکرٹری تبلیغ — چوہدری محمد علی صاحب پٹواری
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ — ملک محمد شفیع صاحب
سکرٹری مال — مستری محمد شفیع صاحب
سکرٹری امور عامہ — چوہدری اسداللہ خان صاحب
سکرٹری وصایا — میاں امام الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — چوہدری بشیر احمد صاحب مولوی فاضل

فیض اللہ چک گورداسپور

جنرل سکرٹری — میاں عظیم اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ — عبدالرشید صاحب ارشد
امین — منشی غلام محمد صاحب مدرس

گھیانہ ۔ جھنگ

پریذیڈنٹ — میاں غلام مرتضیٰ صاحب
سکرٹری دعوت و تبلیغ — میاں رمضان علی صاحب (جھنگ)
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ — میاں مولابخش صاحب (جھنگ)، حکیم عبدالکریم صاحب گھیانہ
سکرٹری مال — مولوی محمد حسین صاحب (جھنگ)، چوہدری علی محمد صاحب (گھیانہ)
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی محمد حسین صاحب (جھنگ)، ناصر علی صاحب (گھیانہ)

ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ ہزارہ

ڈاکٹر فیروزالدین صاحب جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ ہزارہ بصیغہ ملازمت عراق عرب جارہے ہیں۔ اس لئے جماعت کے انتخاب پر مولوی عبدالحق صاحب اپیل نویس ایبٹ آباد کو جنرل سکرٹری منظور کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

احمدیہ ہوسٹل لاہور کا داخلہ

احباب کی اطلاع کے واسطے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اکثر کالج ۲۴ ستمبر ۳۴ء کو کھل رہے ہیں۔ اس لئے احمدیہ ہوسٹل لاہور ۲۰ ستمبر سے کھل جائے گا۔ جو طلباء احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل کے نام ۱۴ ستمبر تک احمدیہ ہوسٹل لاہور کے پتہ پر بھجوا دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ۔ قادیان)

تشخیص بجٹ کے متعلق اعلان

باوجود بار بار کی یاددہانیوں کے ذیل کے مقامات سے احباب نے ابھی تک بجٹ ہائے تشخیص آمد ارسال نہیں کئے۔

ٹبی ۔ جوڑہ ۔ کھریپڑاں ۔ شیخ عماد ۔ داؤکی گلاں ۔ رتہ چھتہ والا ۔ لدھیکے بنویں ۔ لدھیکے اچے ۔ جوبدو ۔ مدکی ۔ فتن والا

کیا یہ بات قابل افسوس نہیں ۔ کہ صرف ان چند دوستوں کے تساہل کی وجہ سے جنہوں نے اپنے بجٹ تیار فرما کر ابھی تک ارسال نہیں کئے میرا کام ادھورا پڑا ہے۔ میں ان سب مقامات پر فارم دو دو دفعہ ارسال کرچکا ہوں ۔ مگر اس خیال سے کہ شاید کسی دوست کے پاس اب یہ فارم موجود نہ ہو۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ عرض کر دوں ۔ کہ بجٹ ہائے تشخیص آمد کی تیاری میں ذیل کے امور کو ضرور مدنظر رکھ لیا جائے۔

نام معطی ۔ موصی یا غیر موصی ۔ تفصیل آمد سالانہ ۔ بصورت ملازمت تجارت ۔ زمینداری یا پیشہ ۔ رقم چندہ مطابق شرح مقررہ ۔ بقایا سالگذشتہ میزان کل چندہ یہ بجٹ تیار کرکے ازراہ کرم جلد سے جلد مجھے بھجوا دیئے جائیں۔ میں مکرمی امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ علاقہ فیروزپور کا جواب تک نہایت مہربانی سے میرے ساتھ تعاون فرماتے رہے ہیں ۔ نہایت مشکور ہونگا۔ اگر وہ بھی مزید توجہ فرما کر ان بجٹوں کے بھجوانے کے لئے ضروری کارروائی فرمائیں ۔ بعض جگہوں میں ایسے بھی بہت سے دوست ہیں جو اب تک باقاعدہ مرکز کے کاموں میں حصہ نہیں لے رہے ۔ مہربانی کرکے ایسے تمام دوستوں کی پڑتال

مصر میں عیسائیوں سے کامیاب مقابلہ

ایک مسیحی خاتون کا قبولِ اسلام اور پادریوں کا گفتگو سے انکار

مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری احمدی مبلغ مقیم قاہرہ اپنے ۱۲ اگست کے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

قبولِ اسلام

خوشی کا مقام ہے۔ کہ محترمہ مسز ذھنی جو ایک متعصب مسیحی خاتون تھیں۔ اس ہفتہ داخل اسلام ہو گئی ہیں۔ یہ ہمارے نئے مخلص دوست السید احمد افندی محمود ذھنی کی بیوی ہیں۔ سکاٹ لینڈ کی باشندہ ہیں۔ ان کی شادی پر پانچ سال گزر چکے ہیں۔ میں جب مصر آیا۔ تو السید ذھنی افندی کو تبلیغ کرتا تھا۔ بذریعہ خط و کتابت ان سے تعارف ہوا تھا۔ دو ہفتے ہوئے انہوں نے بیعت کر لی۔ ان کی اہلیہ صاحبہ مجھ سے پہلے روز سے ہی اسلام اور عیسائیت کے متعلق بحث کیا کرتی تھی۔ اس نے انجیل بہت اچھی طرح پڑھی ہوئی ہے۔ چار مرتبہ لمبے مباحثات اور احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ کے بعد اس نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے حسب ذیل درخواست بیعت لکھ کر دی ہے۔

His Hazrat Mirza Basheer-ud-Din Mahmud Ahmad Khalifat-ul-masih II.

Sir,

It is a very great honour and pleasure for me to inform your Highness that through the teachings of your missionary in Egypt maulvi Abul-atta. I have been led to the Right path. I accepted Islam as my religion and declared it at his hand as my faith.

For this, I express my hearty thanks for the Ahmadia movement Praise be to Allah, Lord of the Worlds.

Your Obedient Servant.
Isabella A. Zohni.

ترجمہ یہ ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی

میں نہایت فخر اور مسرت کے ساتھ آپ کو یہ اطلاع دیتی ہوں۔ کہ آپ کے بھیجے ہوئے مبلغ مصر مولوی ابو العطاء کے ذریعہ میں نے ہدایت حاصل کی ہے۔ اور ان کے ہاتھ پر اسلام کو بطور مذہب قبول کر کے مسلمان ہو چکی ہوں۔

اس کے لئے میں جماعت احمدیہ کی تہ دل سے ممنون ہوں۔ فالحمد للہ رب العالمین

حضور کی لونڈی

ایسا بیلا اے ذھنی

عیسائیوں کو دعوت مناظرہ

ان دنوں عیسائیوں کے متعلق زیادہ تر توجہ ہے۔ مگر وہ سامنے نہیں آتے۔ یہاں کے سب سے متعصب گرجا میں گیا۔ مگر وہاں سوال کرنے کی اجازت دے کر انکار کر دیا گیا۔ موجودہ حالات میں مباحثات بھی مشکل ہیں۔ اس لئے فی الحال تحریری مناظرہ کی دعوت دی ہے۔ جو بذریعہ اشتہار شائع کی گئی ہے۔ مسلمانوں نے اس ٹریکٹ کو خود لے جا کر عیسائیوں میں تقسیم کیا۔ شہر میں چرچا ہو رہا ہے۔ ابھی تک عیسائی رسالہ کی طرف سے جواب شائع نہیں ہوا۔

علماء سے گفتگو

دو عالم یکے بعد دیگرے آٹھ آٹھ دس دس آدمی لے کر رات کو میرے مکان پر بحث کے لئے آتے رہے۔ لیکن جب بالکل عاجز ہو جاتے۔ تو شور مچا دیتے اور کہتے۔ کہ یہ عقائد کفریہ ہیں۔ اور ان کا قائل واجب القتل ہے۔

ایک عجیب رؤیاء

جو حیرت انگیز طور پر پورا ہوا

پریسیڈنٹ ہنڈن برگ کی وفات کے بعد جرمن قوم نے ایڈولف ہٹلر کو ملک جرمنی کا پریسیڈنٹ منتخب کیا۔ اس انتخاب سے پہلے جب پریسیڈنٹ کے عہدہ کے لئے انتخاب ہو رہا تھا۔ اور مختلف امیدواروں کے لئے ووٹ دیئے جا رہے تھے۔ تو ان امیدواروں میں جو اس عہدہ کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ ہٹلر بھی تھا۔ لیکن وہ ناکام رہا۔ اور ہنڈن برگ کو ملک نے پریسیڈنٹ منتخب کیا۔ ان دنوں چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے مجھے اپنا ایک رؤیا سنایا کہ انہوں نے دیکھا اخبار فروش لڑکے بازاروں میں بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ اور ان کی چھاتیوں پر بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوا ہے۔ کہ ہٹلر پریذیڈنٹ ہو گیا۔ چودہری صاحب کا یہ رؤیا آج پورا ہوا۔ اور جرمن قوم نے ہٹلر کو اپنی جمہوری سلطنت کا پریسیڈنٹ منتخب کیا۔ یہ انتخاب کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ کہ جس سے ہٹلر کے دوست حیران اور اس کے دشمن ششدر ہیں۔ ہٹلر ایک نہایت ہی معمولی حیثیت کا انسان تھا۔ ۵ اسال کی عمر میں یتیم ہو گیا۔ اور شہر وی آنا کی گلیوں میں بالکل تہی دستی کی حالت میں کام کی تلاش میں پھرا کرتا تھا۔ خشک روٹی اور گرم پانی کو غنیمت سمجھتا تھا۔ اور جو کام بھی ہاتھ آتا اسے اختیار کر کے اپنا گزارہ کرتا تھا۔ اور جب ۱۹۱۴ء میں یورپ میں جنگ شروع ہوئی۔ تو معمولی سپاہی کی حیثیت میں جرمنی فوج میں بھرتی ہوا۔ اور آج وہ ملک جرمنی کا پریسیڈنٹ اور چانسلر ہے جس کی وجہ سے بہت سے یورپ کے دارالخلافوں میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔ دیکھنے میں ایک معمولی سا انسان معلوم ہوتا ہے۔ اور کوئی خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے اندر کوئی غیر معمولی قابلیت بھی ہے۔ لیکن آج ایسی بلندی تک پہنچ گیا ہے۔ کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ اور ان کے سر چکر کھا گئے ہیں۔ اور وی آنا شہر کا وہ یتیم نوجوان جو بالکل خالی ہاتھ کام کی تلاش میں گلیوں میں پھرا کرتا تھا۔ آج جرمنی قوم کا مایۂ ناز سردار اور ان کا معبود بنا ہوا ہے۔ لیکن اگر دنیا کی تاریخ میں یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ تو اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے۔ کہ اس عجیب واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ایک انسان کو قبل از وقت دی۔ کہ ہٹلر کو معمولی آدمی نہ سمجھو۔ یہ ایک انسان ہے جس

سرکاری ملازمت کے متعلق امتحانات

(۱) امیدواران سرکاری ملازمت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امتحانات کے متعلق سیکرٹری پبلک سروس کمیشن شملہ سے قواعد داخلہ اور دیگر ضروری امور کے متعلق دریافت کیا جا سکتا ہے۔ دفتر امور عامہ۔ قادیان میں بھی ان قواعد کی ایک نقل رکھی گئی ہے۔ ضرورتمند احباب دفتر میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) انڈین سول سروس۔ (۲) انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس (۳) امپیریل کسٹمز سروس (۴) انڈین ریلوے اکاؤنٹس سروس (۵) ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ (۶) انڈین پولیس (۷) انڈین فارسٹ سروس (۸) انڈین سروس آف انجنیرز (۹) انڈین ریلوے سروس آف انجنیرز (۱۰) سپیریر ٹیلی گراف انجنیرنگ اینڈ وائرلیس برانچ آف دی پوسٹس اینڈ ٹیلی گرافس ڈیپارٹمنٹ (۱۱) ٹرانسپورٹیشن (ٹریفک) اینڈ کمرشل ڈیپارٹمنٹس آف دی سپیریر ریونیو اسٹیبلشمنٹ آف سٹیٹ ریلویز (۱۲) انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون۔ (۱۳) رائیل ایرفورس کالج کرینول (۱۴) رائیل انڈین نیوی (۱۵) منسٹیریل سروس ان دی گورنمنٹ آف انڈیا سیکرٹریٹ اینڈ اٹیچڈ آفسز۔

(۲) نمبر ۱۵ کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ امتحان مورخہ ۳ر دسمبر کو ہوگا۔ اس کے متعلق مکمل درخواستیں مورخہ یکم اکتوبر تک سیکرٹری پبلک سروس کمیشن کے پاس پہنچ جانی چاہئیں درخواستیں مقررہ فارم پر کی جائیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت امداد

منشی قائم علی صاحب مرحوم جو ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ موصی تھے۔ ان کی ساری برادری غیر احمدی ہے۔ ان کا ایک لڑکا جے۔ اے وی پاس چھ سال کا تجربہ بھی ہے۔ دوسرا مولوی فاضل۔ دونو شادی شدہ ہیں۔ مگر بے روزگار ہونے کی وجہ سے ان کی حالت فاقہ کشی تک پہنچ چکی ہے۔ ایسی تکلیف کی حالت میں اگر یہ دونو لڑکے برسر روزگار ہو جائیں۔ تو اس معزز خاندان کی آئے دن کی مشکلات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ پس اگر کوئی دوست ملازمت کے بارے میں کوشش کر سکتے ہوں تو فوراً کریں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

سلسلہ کی جائداد کے متعلق اعلان

بخدمت جمیع امراء و سکرٹری صاحبان جماعت ہائے انجمن احمدیہ التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کی تمام اقسام کی جائدادوں سے یعنی مکانات۔ دوکانات۔ اراضیات کتب خانہ یا کہیں مشترکہ اموال سے کسی تجارت پر کسی جگہ روپیہ لگا ہوا ہے تو راہ مہربانی ایسی جائدادوں کی تفصیل سے دفتر ہذا کو خبر دے کر مشکور فرماویں۔ جواب میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رہے۔ قسم جائداد۔ کب پیدا کی۔ قیمت برائے لاگت۔

(محمد اشرف ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء)

مبلغین کے متعلق اعلان

ہمارے مبلغین جو جماعتوں میں دورہ کرتے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ ہر جماعت کے متعلق اصلاح امور کو مدنظر رکھیں تبلیغی کام کے لئے ان میں تنظیم پیدا کریں۔ انصار اللہ کے کام کا معائنہ کریں ان کو مناسب ہدایات دیں اور دیکھیں۔ کہ آیا تبلیغ بذریعہ وفود باقاعدہ طور پر کی جاتی ہے یا نہیں۔ اور آیا تعلیمی اجتماع بھی باقاعدہ ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور تبلیغی اشتہارات کی اشاعت کے متعلق بھی معلوم کریں۔ کہ کس طریق سے کی جاتی ہے۔ ان کے رجسٹرات دیکھیں اور جو ہدایات ان کو دیں۔ وہ رجسٹر معائنہ میں درج کریں۔ اور اس معائنہ کی نقل دفتر میں بھیج دیں۔

اب تک ان امور کی طرف مبلغین نے توجہ نہیں کی۔ کیونکہ سوائے ایک دو مبلغین کے باقی کسی کی ہفتہ واری رپورٹ میں انصار اللہ کی تنظیم کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ اور جو مبلغ کسی انصار اللہ کی جماعت کا معائنہ بھی کرتے ہیں۔ وہ سرسری طور پر۔ حالانکہ جب وہ کسی جماعت میں جائیں۔ تو ان کا سب سے اہم کام انصار اللہ کے کام کو باقاعدہ بنانا اور ان کو مناسب ہدایات دینا ہے۔ جہاں ابھی یہ سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ وہاں ان کو اس تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دی جانی چاہئے اور لائحہ عمل انصار اللہ سے آگاہ کیا جائے۔ دفتر سے ہر ماہ ان جماعتوں کو جو اپنی تبلیغی رپورٹیں نہیں بھیجتیں۔ یاددہانی کے خطوط لکھے جاتے ہیں اور ماہ جون سے یاددہانیوں میں باقاعدگی کی گئی ہے لیکن بعض جماعتوں نے میرے خطوط کے جواب میں لکھا ہے کہ ان کو ابھی تک معلوم ہی نہیں۔ کہ انصار اللہ کا لائحہ عمل کیا ہے اور کس طریق پر کام کرنا چاہیئے اس پر ان کو لائحہ عمل بھیجا گیا ہے۔ آئندہ مبلغین کو چاہیئے کہ جب وہ کسی جماعت میں جائیں۔ چاہے کسی خاص جلسہ پر ہی جائیں انصار اللہ کا ضرور معائنہ کریں۔ اور معائنہ کے وقت مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ جہاں انصار اللہ قائم نہ ہو۔ وہاں لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق ان کو قائم کرنے کی تحریک کریں۔ اس پر جو لوگ اپنے آپ کو پیش کریں ان کے نام ایک رجسٹر میں درج کر دیں۔ اور ان کا علیحدہ سکرٹری بنا دیں۔ اور دفتر میں اطلاع بھی بھیجدیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایکدفعہ جڑ پکڑ جائے تو پھر مٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی انتظام کرنا چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر اس مرض کیلئے علاج سُرمہ نورانی ہے گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھایئے۔ سُرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱؎ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۴؎ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ مفت طلب فرمائے۔

دلکشا ٹوتھ پوڈر / دلکشا منجن

دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کیساتھ استعمال کرنا شرط ہے قیمت فی شیشی ۱؎

دلکشا ہیر آئل

بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۱؎ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کستوری روغن

عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کیلئے لاثانی ہے قیمت فی شیشی ۱؎ تین شیشی للعہ۔ تفصیل کیلئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

اندھیرے گھر کا چراغ حب اکھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دوا خانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور کے ہی حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دوا خانہ کیلئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دوا خانہ ہذا کیلئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ زندہ۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کیلئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے منگوا کر استعمال کر کے قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ نوٹ:۔ ہمارے دوا خانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں آپ نے پہلے بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ اس دوا خانہ میں تمام ادویات صحیح اور کامل اجزا اور پوری احتیاط اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں میں نے ایسی وسعت اور طبابت کہیں نہیں دیکھی۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دوا خانہ معین الصحت قادیان

چمڑے کا بہترین مال

ہمارے ہاں سے ہر قسم کے کروم لیدر و دیگر سامان جوتا و ہر قسم کے ولایتی امریکن اور جرمن لیدر مل سکتے ہیں۔ ہر قسم کے چمڑے کے بوٹ شوز اور ربڑ کے بوٹ شوز۔ جاپانی و کلکتہ کے تیار شدہ بہت ہی مناسب قیمت پر اور معمولی کمیشن پر ارسال ہونگے۔ آزمائش ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دوست محمد اینڈ کمپنی۔ ۱/۷ بینٹنگ سٹریٹ کلکتہ**

دوا تجویز کیجئے دعا دیجئے

صحت دولت ہے

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اس میں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ انجکشن کے برے اثرات اور اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا صحتیاب ہوتے ہیں۔ کوئی مرض ہو۔ کیفیت پوری لکھیے۔ شافی خدا ہے۔ امراض مستورات اور امراض مخصوصہ مردمان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض میں ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات بہت جلد کام کرتی ہیں۔ بواسیر خونی ۱؎ و مہ ۱؎ گنٹھیا ۱؎ کنٹھ مالا ۱؎ ناسور ۱؎ پرسوت ۱؎ باد گولہ ۱؎ یرقان ۱؎ تلی ۱؎ سیلان الرحم ۱؎ ذیابیطس ۱؎ سفید داغ ۱؎ مرض سوکڑا ۱؎ دق ۱؎ جریان ۱؎ منجن دندان فی اونس ۲؎ مقویات فی اونس ۱؎ محصول ڈاک علاوہ

ایم ۔ ایچ احمدی ہومیوپیتھ۔ چتوڑ گڑھ میواڑ

پیس کے اسپیشل بنڈل

اگر آپ بالکل ہی تھوڑی رقم سے اپنا کاروبار کرنا چاہتے ہیں یا گھر کیلئے بغیر ضرورت کپڑا خریدنا چاہتے ہیں تو حسب ذیل بنڈل منگوا کر معقول فائدہ اٹھائیں ... گاڈلی سپیشل بنڈل 20/- وزن ... پونڈ ... صرف 20/- ... گاڈلی سلیکٹ بنڈل 20/- ... نوٹ:۔ ہر آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ... کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری ... معاف ہوگا۔ المشتہر

منیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی سندھ

قیمت فی بنڈل صرف 20/-

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کرنے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ۱؎ صرف۔ **منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ سے ۱۲ ستمبر کی اطلاع کے مطابق "حقیقت" لکھنؤ کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے۔ کہ یہ طے شدہ بات ہے کہ سر فضل حسین کے ریٹائر ہونے کے بعد ان کے جانشین نہ تو سر سکندر حیات خاں ہونگے اور نہ ہی نواب صاحب چھتاری بلکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہونگے۔

حکومت پنجاب نے شملہ سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا ہے۔ کہ شفا خانہ حیوانات پلول کے کسی حیوان کا نام احمد نہیں رکھا گیا اور نہ کبھی کسی نے یہ تجویز کیا کہ کسی حیوان کو اس نام سے پکارا جائے۔ گدھے کا اصل نام احمق تھا۔ لیکن آئندہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے اس کا نام "بہادر" رکھ دیا گیا ہے۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب نیپال نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ کہ آپ آئندہ ماہ جنوری میں ہندوستان کا دورہ کریں۔ آپ اس عرصہ میں حکومت ہند کے مہمان کی حیثیت سے قیام فرمائیں گے۔

نواب زادہ خورشید علی خاں سکرٹری لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ چونکہ پنڈت مالویہ اور ان کے پیرو اس غرض سے اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں نے سالہا سال کی سر توڑ کوشش کے بعد جو تھوڑے سے تحفظات حاصل کئے ہیں ان سے بھی مسلمانوں کو محروم کر دیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آئندہ انتخابات اسمبلی میں مسلمان صرف ان امیدواروں کو ووٹ دیں جو لیگ کانفرنس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں تاکہ منتخب شدہ مسلمان ارکان اسمبلی میں ایک متحدہ ٹیم کی حیثیت سے مسلم مفاد کا تحفظ کر سکیں۔ اور اس ملک میں مسلمانوں کے استحکام کو قائم رکھ سکیں۔

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس میں چند اسامیاں پر کرنے کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کے پرائیویٹ سکرٹری کے پاس ۱۸ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ مزید معلومات ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

قراقرم کی بین الاقوامی مہم کا ایک حصہ ۱۲ ستمبر کو سری نگر پہنچ گیا۔ اس مہم کے چودہ ارکان مختلف ممالک سٹزرلینڈ اٹلی۔ آسٹریا۔ جرمنی اور امریکہ کے باشندے ہیں۔ یہ مہم چوبیس ہزار سات سو نوے فٹ کی بلندی تک پہنچ کر آئی ہے۔ اور فلم کے انچارج نے اس عرصہ میں دو ہزار سے زائد تصویریں لی ہیں۔

چیف سکرٹری حکومت پنجاب مسٹر گاربٹ کے متعلق شملہ سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ چار سالہ عہد ملازمت ختم کرنے کے بعد آئندہ مارچ کے آغاز میں ملتان کے کمشنر مقرر کئے جائیں گے اور مسٹر ٹیکل کو رخصت سے واپس آنے پر مسٹر گاربٹ کی جگہ چیف سکرٹری مقرر کیا جائے گا۔

علی گڑھ سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ سر شاہ محمد سلیمان چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ جو مسلم یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے رکن ہیں۔ ان کی تحریک پر یہ قرارداد منظور ہوئی ہے کہ یونیورسٹی کے محکمۂ قانون کے ارکان کی الہ آباد یونیورسٹی اور لکھنؤ یونیورسٹی کی لائنوں پر از سر نو تنظیم کی جائے۔

لنڈن سے ۱۲ ستمبر کی اطلاع ہے کہ وہاں بین الاقوامی ٹڈی کانفرنس کا افتتاح دار الامراء کے کمیٹی روم میں کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ٹڈی دل کے انسداد کے لئے تدابیر سوچی جائیں۔ اس میں افریقہ۔ مشرقی ایشیا بلجیم یا سیریا اور فلسطین کے نمائندوں نے شمولیت کی ہے۔

فلم بینی کا شوق اہل انگلستان میں جس قدر ترقی پذیر ہے وہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ لنڈن سے ۱۲ ستمبر کی اطلاع کے مطابق برٹش ایسوسی ایشن میں جو فلمی اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ سال عوام نے چار کروڑ دو لاکھ پونڈ سینماؤں کو ادا کئے۔ اس ضمن میں حکومت کو تفریحی ٹیکس کے ذریعہ ستاسٹھ لاکھ پونڈ وصول ہوئے۔

گورنر جنرل نے شملہ سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کو توڑ دیا ہے اور گزٹ آف انڈیا میں اس کا اعلان کر دیا ہے۔

پنڈت مالویہ کے متعلق الہ آباد سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ۲۲ ستمبر کو لاہور پہنچیں گے۔

کھڑگپور (بنگال) اور نواحی دیہات میں ۱۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق متعدد خانہ تلاشیاں عمل میں آئیں۔ جس کے نتیجہ میں پولیس نے پانچ سو کے قریب ضبط شدہ کتابیں اور چند کارآمد کارتوس برآمد کئے۔ ازاں بعد ایک درجن کے قریب اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

ممبران اسمبلی کے متعلق گورنمنٹ ہند کے سامنے یہ تجویز تھی۔ کہ انہیں بیس روپیہ یومیہ الاؤنس دینے کی بجائے چار سو روپے ماہوار تنخواہ دی جایا کرے۔ مگر شملہ سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے فی الحال اس تجویز پر عمل کرنا ترک کر دیا ہے۔ اب یہ معاملہ نئی اسمبلی اور نئے صدر کے سامنے آئے گا۔

اٹاوہ سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں ایک برہمن عورت کے ہاں بیک وقت سات بچے پیدا ہوئے تمام بچے پیدائش سے تھوڑی دیر بعد مر گئے۔ ماں کی حالت بھی اچھی نہیں۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی نے الہ آباد سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق پراونشل کانگرس کمیٹی کی سکرٹری شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

راولپنڈی سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے اس اعلان کے بعد جس کے رو سے نوجوان بھارت سبھا اور اینٹی امپیریلسٹ لیگوں اور ان سے ملحقہ پنجاب کی دیگر جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ ۱۳ ستمبر راولپنڈی کے مختلف حصوں میں خانہ تلاشیاں ہوئیں۔ اور پولیس نے شہر کے تقریباً تمام سرکردہ نوجوان کارکنوں کے مکانات پر چھاپا مارا مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔

شیخ محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے سری نگر سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک چٹھی تمام ممبران اسٹیٹ اسمبلی کو بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام ممبران اسمبلی متحد ہو کر ملک کی بہبودی کی تدابیر سوچیں۔ اور نیشنلزم کی سپرٹ کو پھیلائیں۔

سری نگر سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق پولیٹیکل سکرٹری کشمیر سٹیٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک اسمبلی کے بائیکاٹ کی تحریک مکمل طور پر بند نہ کی جائے۔ ریاست پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر یہ یقین ہو کہ قیدی آئندہ کسی قابل اعتراض تحریک میں حصہ نہ لیں گے۔ تو ان کو تحریری طور پر ایسا یقین دلانے میں کوئی تأمل نہ ہونا چاہیئے۔ یا جن صورتوں میں ضمانت طلب کی گئی ہے وہ ضمانت دے کر گورنمنٹ کو مطمئن کر دیں۔

مولانا غلام رسول صاحب مہر ایڈیٹر "انقلاب" ۱۳ ستمبر کابل روانہ ہو گئے۔ آپ چند ماہ وہاں رہیں گے۔

مہاشہ کرشن مالک اخبار "پرتاپ" لاہور کے متعلق ۱۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ وہ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر حلقہ جالندھر کی طرف سے اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی